افراد ... یہ خبر بجلی کی طرح دل ودماغ کو دہلا گئی اور عالم اسلام کی زبردست مقتدر ہستی جناب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (علی میاں) کا تو دن کا چین رات کی نیند ہی حرام ہو گئی۔ جو شخصیت و ہستی سیاست کے بکھیڑوں سے ہمیشہ دور رہتی ہے اور جو کبھی پبلک جلسوں سے کتراتی رہی ہے آخر وہ بھی حکومت کی نیت خراب دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوئی کہ اگر سرسوتی وندنا اور بندے ماترم پڑھنے کی بات حکومت کی طرف سے لازمی قرار دے دیا گیا تو پھر مسلمانوں کو اپنے بچوں کو ان اسکولوں سے ہٹا لینا چاہئے جہاں سرسوتی وندنا اور بندے ماترم پڑھنا لازمی ہو اس بات سے بی جے پی کی حکومت کو ہوش آیا اور اس نے اس سلسلے میں تردید کرنا ہی اپنے لئے عافیت کی بات سمجھی۔ یوپی کے وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ نے کہا کہ حکومت کی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں کہی گئی ہے کہ جس سے یوپی کے اسکولوں میں سرسوتی وندنا اور بندے ماترم پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہو۔ حکومت کے ذمہ دار کی طرف سے اس پر تردید نے یہ معاملہ تو یہاں ختم کر دیا ہے لیکن اب اس قسم کی دیگر باتیں جو وقتاً فوقتاً کہی جاتی رہی ہیں یا کہی جائیں گی بہتر ہو کہ حکومت اس پر ابھی سے روک لگا دے اور اس قسم کی شر انگیز باتیں کہنے والوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائے تو یہ ملک اور ملک کے آئین کے ساتھ وفاداری کا عمل ہوگا ہماری حکومت ہند کے ذمہ داران سے اپیل ہے کہ وہ سیکولر آئین کے خلاف باتیں کرنے والوں کے خلاف کڑی کاروائی کرے جب ہی ملک کے عوام کا اعتماد ویقین ہوگا اس حکومت کی ایمانداری اور نیک نیتی پر۔

ان اسمبلی انتخابات میں مہنگائی، تشدد اور بجلی و پانی کے مسائل سے عوام الناس کی پریشانیوں کا بھی زور وشور سے چرچا رہا۔ بی جے پی کی حکومت مہنگائی پر قابو پانے اور تشدد کے واقعات کی روک تھام کرنے اور پانی و بجلی کی دقتیں دور کرنے میں جس طرح ناکام دکھائی دی ہیں اس پر عوام نے اس کے خلاف ووٹ کا استعمال کرکے یہ بات واضح کر دی کہ جو پارٹی عوام کے بنیادی مسائل حل اور جان ومال کی حفاظت کرنے میں ناکام رہے اسے حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ عوام اس سے حکومت کی کرسی چھین لیتے ہیں اب یہ ہی اصول سب کے لئے ہے اب عوام نے جس پارٹی کو حکومت کی باگ ڈور سونپی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ملک میں سے مہنگائی کا خاتمہ کرے جمع خوروں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرے ملک میں لا اینڈ آرڈر کے مسئلہ کو ہر صورت میں ترجیح دے آخر عوام کے جان ومال کی حفاظت کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے بجلی پانی ضروریات زندگی

کی لازمی اشیا رہے اس کی طرف حکومت سے کسی بھی قسم کی کوتاہی ناقابل برداشت ہے۔ ہم یہاں راجستھان اور مدھیہ پردیش میں انڈین نیشنل کانگریس کو اس کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے اس سے توقع وامید رکھیں گے کہ وہ ان صوبوں میں اچھی اور شائستہ حکومت دے گی جس میں عوام الناس کو مہنگائی، تشدد اور پانی و بجلی کی پریشانی و مار سے نجات اور ہر شہری کو امن و چین اور راحت نصیب ہوگی۔

گذشتہ دنوں ہندوستان کی علمی شخصیت حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی (علی میاں) کی رہائش گاہ مہمان خانہ میں تلاشی لی گئی اس سے دنیا بھر کے مسلمانوں اور انصاف پسند و انسانیت نواز غیر مسلموں میں غم و غصہ پیدا ہونا لازمی تھا چنانچہ ہر طرف سے اس تلاشی کے خلاف احتجاج کیا گیا جمعیۃ علماء ہند نے اسے ملک دشمنی سے تعبیر کیا کتنے ہی اداروں اور تنظیموں نے اس تلاشی کے واقعہ کی سخت ترین مذمت کی۔ مقام شکر ہے کہ حکومت یوپی کو جلد ہوش آگیا اور اس نے یہ کہہ کر اپنی جان بچائی کہ حکومت کی طرف سے حضرت مولانا علی میاں کے ہاں تلاشی کی کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئی یہ حرکت جس نے بھی کی ہے بہر حال قابل مذمت ہے اور حکومت اس کی تحقیقات کرائے گی اور جو بھی اس مذموم حرکت کا ذمہ دار ہوگا اس کے خلاف سخت کارروائی کرنے سے حکومت قطعاً دریغ نہیں کرے گی۔ حکومت یوپی کے تردیدی بیان کے بعد ہم اس بات کو یہیں ختم کرتے ہیں ورنہ تو ہمارا دل رو رہا تھا کہ ایک ایسی ہستی جو ہندوستان کی شان ہے ہندوستانی عزت ہے ہندوستان کا وقار ہے اور جس کی وجہ سے عالم اسلام میں ہندوستان کی سربلندی ہے اس ہستی کو اس طرح کی بچکانہ و شرمناک حرکات کر کے ستایا جائے یہ کسی بھی طرح قابل معافی نہیں ہے۔ اچھا ہوا کہ حکومت یوپی نے اس مذموم حرکت پر اپنے کو فوری طور پر بری الذمہ کر لیا۔ اگر خدا نخواستہ حکومت یوپی کی اس طرف سے خاموشی رہتی تو نہ معلوم حالات کس قدر خطرناک صورت اختیار کر جاتے اس کے تصور و خیال ہی سے دل و دماغ میں لرزہ پیدا ہو رہا ہے۔ اب ہمیں اس کا انتظار بے چینی سے رہے گا کہ حکومت یوپی اپنے وعدہ کے مطابق اس تلاشی کے ذمہ دار افراد کی نشاندہی کر کے کب انھیں کیفر کردار تک پہنچائے گی۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ایک ایسی ہستی کا نام ہے جس پر ہندوستان کے ہی نہیں تمام دنیا کے مسلمانوں کو فخر و ناز ہے۔

غیبت کی مذمت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

مفتی محمد خبیر ندوی ایم اے علیگ

شریعت اسلامیہ مطہرہ نے انسانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کی بابت خصوصی تاکید فرمائی ہے چنانچہ اللہ رب العزت نے ایسی تمام ناشائستہ حرکتوں کو جو عزت و ناموس کو پامال کرنے کے مترادف ہیں ان کو قطعی طور پر حرام فرما کر ــــ پوری انسانی برادری کو باہمی تعلقات خوشگوار رکھنے کی ہر موقع پر ترغیب دی ہے اور متعدد مقامات پر اس کی شناعت و قباحت کو واضح انداز سے بیان فرمایا ہے۔ اسی لئے مذہب اسلام نے عزت و آبرو کو خاک میں ملانے والی مرکزی حیثیت کی حامل غیبت کو قرآن کریم کے ذریعہ صراحۃً حرام قرار دے دیا ہے۔ اور اس کی قباحت کو مکمل ایک سورۃ میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"اور تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا نہ کہے، بھلا تم میں سے کوئی اس بات کو گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تم کو گھن آئے اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ سب کا خیال کرنے والا اور خوب رحم کرنے والا ہے" (سورۂ حجرات/۲۰)

مذکورہ بالا آیت قرآنیہ سے معلوم ہوا انسانوں خصوصاً مسلمانوں کے عیوب کی پردہ دری حرام ہے اور شرعی اصطلاح میں پردہ دری کا دوسرا نام غیبت ہے۔ یہ اور بات ہے موجودہ دور کا مسلمان غیبت کو نہایت معمولی گناہ سمجھ کر اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر دوسروں کی عزت و آبرو لوٹنے کو ذاتی فخر قرار دیتا ہے۔ اور ــــ طرفہ تماشہ یہ ہے غیبت کرنے والا اس کو غیبت تصور کرنے سے بھی کتراتا ہے اور اس برائی کرنے کو اظہار حقیقت کا عنوان دے کر لوگوں میں اس کی ترغیب بھی دیتا ہے جبکہ وہ اپنے اس "اظہار حقیقت" کے قول سے دوگنے گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اعظم ترین اور غیر معمولی

گناہ کبیرہ کو نہایت ہلکا اور معمولی سا قرار دے رہا ہے۔

۲۔ غیبت کرکے دوسرے کی عزت و ناموس کو خاک میں ملا رہا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم اور احادیث شریفہ کی روشنی میں غیبت کی حقیقت اور اس کی شناعت و قباحت پر تفصیلی نظر ڈالی جائے اور اس کے خطرناک نتائج سے واقفیت حاصل کرکے اس سے بچنے کی تدبیر کی جائے۔

قرآن کریم اور غیبت قرآن کریم نے متعدد مقامات پر غیبت کی مذمت بیان کرکے نہایت بلیغ انداز سے اس کی تباہی و خطرناکی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

۱۔ تم میں سے کوئی کسی کی اس کی پیٹھ پیچھے غیبت اور برائی نہ کرے (حجرات/۲)

۲۔ لوگوں پر آوازیں کسا کرتا ہے۔ (سورۂ قلم/۱)

۳۔ ہر وہ شخص جو لوگوں کی عیب چینی کرتا ہے اسکی بڑی تباہی ہے۔ (سورۂ ھمزہ/۱)

۴۔ اللہ تعالیٰ کو بدگوئی پسند نہیں آتی۔ (سورۂ نسار/۱/۲)

آیات مذکورہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت کا ہر پہلو مذموم ہے خواہ وہ اشارۃً ہی کیوں نہ ہو چنانچہ اصحاب لغت قرآن کریم میں واقع الفاظ متعلقہ غیبت کی توضیح فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ھمز اور لمز میں ہر طرح کی غیبت شامل ہے مثال کے طور پر ھمز میں (۱) سامنے غیبت کرنا (۲) نسب کی برائی کرنا (۳) ہاتھ کے اشارہ سے غیبت کرنا (۴) زبان سے غیبت کرنا (۵) برے الفاظ سے ہم نشینوں کی دل آزاری کرنا اور لمز میں پیٹھ پیچھے برائی کرنا (۲) آنکھ کے اشارے سے غیبت کرنا (۳) آنکھ، ہاتھ، سر اور ابرو غرضیکہ تمام اشاروں سے غیبت کرنا شامل ہے۔ (لغات القرآن، و مفردات القرآن)

غیبت کی مذمت و قباحت احادیث نبویہ کی روشنی میں اصحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں معلوم

پہ کہ غیبت کی حقیقت کیا ہے ۔۔۔؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ۔۔۔ غیبت کی حقیقت کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح علم اللہ رب العزت اور پیارے رسول کریمؐ کو ہی ہے ۔۔۔ اس پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔۔۔! غیبت کی حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اس طریقہ سے یاد کرے اور اس کا ذکر اس طرح سے کرے جس سے اسکو ناگواری، تکلیف اور خفت محسوس ہو، اور اپنے بھائی کی اس چیز کا ذکر کرے جس کو وہ ناپسند کرے ۔۔۔ کسی نے عرض کیا ۔۔۔ کیا ایسی ناگوار اور تکلیف دہ بات کا ذکر کرنا جو اس میں واقعۃً موجود ہو۔ اور اس میں وہ عیوب پائے بھی جاتے ہوں یہ بھی غیبت میں داخل ہے ۔۔۔؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جی ہاں، وہ عیوب، اور وہ تکلیف دہ بات جسکا ذکر اس کو ناگوار ہو وہ اس میں پائی بھی جاتی ہو جب ہی تو وہ غیبت ہے ۔۔۔ اور ۔۔۔ اگر ایسا نہ ہو کہ اس میں وہ عیب موجود ہی نہ ہو پھر تو وہ تہمت اور بہتان ہے (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۲۲، ابو داؤد ج ۲ ص ۶۶۸)

۲ - ایک حدیث میں فرمان نبویؐ ہے "سب سے زیادہ برے لوگ وہ ہیں جو چغل خوری کرتے اور چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں اور دوسروں کے آپسی تعلقات خراب کرتے رہتے ہیں"

(حضرت اسماء بنت یزید بروایت مسند احمد ج ۶ ص ۴۵۹)

۳ - آپؐ کی حیات مبارکہ میں ایک مرتبہ شہر میں بدبو پھیل گئی۔ اس کی بابت آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا! تم جانتے ہو یہ بدبو کیسی ہے؟ یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے رہتے ہیں۔

(حضرت جابر بن عبداللہ بروایت ادب المفرد، و مسند احمد)

۴ - معراج جیسی عظیم الشان رات میں حضور اکرمؐ کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے ناخن تانبے کے سے تھے۔ اور وہ قوم اپنے ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہی تھی ۔۔۔ حضورؐ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس بابت دریافت کیا ۔۔۔ جس کے جواب میں حضرت جبرئیلؑ نے ارشاد فرمایا۔ رسول محترم یہ وہی قوم ہے جو لوگوں کا گوشت کھاتی پھرتی تھی اور لوگوں کی غیبت کرکرکے اس کی عزت و آبرو پر حملہ کیا کرتی رہتی تھی

(حضرت انس بن مالک رض بروایت ابوداؤد ج۳ ص۶۶۹)

۵ ـ ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنے کو زنا سے بھی زیادہ سنگین قرار دیا ہے چنانچہ فرمان نبوی ہے۔

" غیبت کرنا زنا کاری سے بھی زیادہ سخت ترین جرم ہے "(امام بیہقی بروایت شعب الایمان)

۶ ـ ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنے والوں کو منافقین جیسے برے افراد کی فہرست میں شمار فرمایا ہے۔ (حضرت ابو برزہ اسلمی بروایت ابوداؤد)

۷ ـ ایک مرتبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے ایک خاتون کی نقل اتاری جو اس خاتون کے لئے باعث تکلیف تھی چنانچہ آپ نے اس پر نکیر فرماتے ہوئے اپنی شدید ناخوشی ظاہر فرمائی۔ (ایضاً)

مذکورہ بالا احادیث نبویہ کی روشنی میں غیبت کی حقیقت اور اس کی قباحت واضح ہو گئی کہ غیبت نہایت ذلیل، گھناؤنی حرکت ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرہ میں فتنہ و فساد بھڑکانے میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ اور معاشرہ اس کی لپیٹ میں آکر خون کی ہولی کھیلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

امام وقت حضرت امام غزالی رح اپنی مایہ ناز عرفانی و روحانی کتاب احیاء العلوم میں اس کے مفاسد کی نشاندہی فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ "چونکہ تصریح، تعریض، اشارہ اشارات تحریر و کتابت اور محاکات و نقالی ہر طریقے سے دوسروں کے عیوب بیان کئے جا سکتے ہیں اور ہر شخص دوسرے کے حسب نسب، اخلاق عادات، دین و دنیا طریقہ معاشرت زندگی بود و باش جسم اور کپڑے وغیرہ غرضیکہ ہر ہر چیز میں انسان عیب نکال سکتا ہے اس لئے یہ سب چیزیں غیبت میں داخل ہیں ان سب سے بچنا چاہیے"۔

(احیاء العلوم ج۳ ص۲۰۱)

غیبت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ خداوند قدوس میدان حشر میں غیبت کرنے والے کی تمام نیکیاں ان تمام لوگوں میں تقسیم کر دے گا جن کی اس نے غیبت کی ہو گی اس کے ساتھ ساتھ مزید براں یہ ہو گا کہ جب اس غیبت کرنے والے کی تمام نیکیاں ختم ہو جائیں گی

تو اب ان تمام لوگوں کے گناہوں کو اس شخص کے ذمہ منتقل کر دیا جائے گا جس کا بالآخر انجام یہ ہوگا کہ وہ گناہوں کے بوجھ سے بوجھل ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں غیبت کرنے والا شخص دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ جہاں اسے مختلف قسم کے دردناک عذاب سے واسطہ ہوگا اور جہاں اس کا کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا۔

موجودہ وقت میں غیبت کو نہایت معمولی گناہ سمجھ کر اس میں خوب دلچسپی لی جاتی ہے جبکہ علمائے امت نے بالاجماع غیبت کو کبائر میں شمار کیا ہے چنانچہ امام قرطبیؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ غیبت گناہِ کبیرہ ہے مگر افسوس کہ اس وقت لوگ دن رات لوگوں کی غیبتیں کیا کرتے ہیں اور ہر امیر و فقیر کو سنا کر ہر کس و ناکس کا گوشت وہ بھی مردار گوشت کھا کر معاشرہ میں فتنہ و فساد پھیلانے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ اس وقت عوام الناس کے ساتھ ساتھ علماء اور حفاظ بھی برابر کے شریک ہیں کہ ایک عالم دوسرے عالم کی، اور ایک حافظ دوسرے حافظ کی خوب جی بھر کر غیبت کرتا ہے اور اپنے آپ میں سرخروئی حاصل کر کے آخرت میں دوگنے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔

غیبت کے احکام: غیبت کے سلسلہ میں متعدد احکامات کتب فقہ میں نقل کئے گئے ہیں اور غیبت کی قسمیں تفصیلی طور پر بیان کر کے ان کا شرعی حکم بھی واضح کیا گیا ہے جس کی قدرے تفصیل یہ ہے۔

۱۔ تقسیم غیبت باعتبار اسلام و غیر اسلام وغیرہ۔
۲۔ تقسیم غیبت باعتبار معاہدہ وغیرہ
۳۔ تقسیم غیبت باعتبار اجسام و ابدان، و لباس، وغیرہ۔
۴۔ تقسیم غیبت باعتبار زندگی و موت وغیرہ
۵۔ تقسیم غیبت باعتبار بالغ و غیر بالغ، نیز عاقل و غیر عاقل وغیرہ
۶۔ تقسیم غیبت باعتبار طرز زندگی و بود و باش وغیرہ
۷۔ تقسیم غیبت باعتبار حسب و نسب، و خاندان وغیرہ۔

۸ - تقسیم غیبت باعتبار اطوار و عادات وغیرہ
۹ - تقسیم غیبت باعتبار عبادات و مذہبی رسومات وغیرہ
۱۰ - تقسیم غیبت باعتبار اقوال، افعال، اعمال وغیرہ
۱۱ - تقسیم غیبت باعتبار نقل و حکایت، وصاحت واشارہ و تعریض وغیرہ۔

یہ مجموعی طور پر گیارہ قسمیں ہوئیں، ان میں سے ہر قسم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(پ)ہلی قسم :- الف : پہلی قسم یہ ہے کہ غیبت کرنے والا کون ہے اور کس شخص کی غیبت کر رہا ہے قرآن کریم (کی) آیت ولا یغتب بعضکم بعضاً سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان شخص کی غیبت ہر حال میں قطعی طور پر (ح)رام ہے کیونکہ بعضکم میں کم کی ضمیر مسلمانوں کی طرف راجع ہے اور آیت کے معانی یہ ہوئے کہ کوئی مسلمان کسی (مس)لمان کی غیبت نہ کرے لہٰذا کسی مسلمان کی غیبت درست نہیں ہے۔

(ب) غیر مسلم کی غیبت : غیر مسلم کی غیبت اسلام دشمنی کی وجہ سے بعض حالات میں درست ہے جب (فت)نہ کا اندیشہ نہ ہو جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر علامہ فخر الدین رازیؒ نے بعضکم بعضا کی تفسیر بیان کرتے وقت (تح)ریر فرمایا ہے کہ کافر اور غیر مسلم کی غیبت درست ہے۔ لیکن اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو اس وقت احتیاط کا تقاضہ (یہ)ہے کہ ایسے میں کافر کی بھی غیبت سے احتراز کیا جائے۔

(د)وسری قسم : ایسے شخص کی غیبت کی جائے جسے مسلمانوں نے امن دے دیا ہو یا مسلمانوں سے اس کا کوئی معاہدہ (ہو)، یا چکا ہو یا اس شخص نے دارالاسلام میں مطیع و فرماں بردار ہو کر رہنے کا عہد کر لیا ہو جسے عرف عام میں ذمی (کہ)تے ہیں ان تینوں صورتوں میں غیبت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ جب یہ افراد مسلمانوں کے تابع ہو گئے تو ان (س)ب کی عزت و آبرو اور ان سب کی جان و مال مومنین کی مانند ہو گئی اور مسلمانوں کی طرح ان سب کی غیبت (ک)رنا بھی حرام ہے جیسا کہ صاحب درمختار نے درمختار میں اس کی صراحت فرمائی ہے۔

(تی)سری قسم :- الف) جو لوگ وفات پا چکے ہیں ان کی غیبت کرنا اور ان کو برا بھلا کہنا یعنی مُردوں کی غیبت (ک)رنا۔ تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ زندوں کی طرح مُردوں کو گالی دینا، برا کہنا، ان کی غیبت کرنا اور ان (کے) عیوب بیان کرنا یہ سب حرام ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پا جانے والوں کی غیبت کرنے کی (سخ)ت ممانعت فرمائی ہے چاہے وہ وفات پا جانے والے افراد زندگی میں گناہوں میں کثرت سے مبتلا رہے (ہو)ں پھر بھی ان کی غیبت نہیں کرنی چاہیئے چنانچہ متعدد احادیث مبارکہ میں مُردوں کی غیبت کرنے سے منع

فرمایا گیا ہے۔ چند حدیثیں ملاحظہ ہوں :

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات احدکم فدعوہ ولا تقعوا فیہ۔ (ابو داؤد) کہ جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دو، اور اس کی غیبت نہ کرو۔

(۲) اور ایک دوسری حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے لا تسبوا الاموات، فانھم افضوا الی ما قدموا۔ کہ جو لوگ اللہ کے حضور پہونچ چکے اور اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کر چکے ایسے لوگوں کو بُرا مت کہو اور نہ ہی انکو گالی دو، کیونکہ انہوں نے دنیاوی زندگی میں جیسے اعمال کئے تھے وہ ان کی جزاء و سزا تک پہونچ چکے ہیں اور انکو ان کے اعمال کا بدلہ مل چکا ہے۔

(ابن حبان وکتاب الترغیب والترہیب)

(۳) ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اذکروا محاسن موتاکم، وکفوا عن ساویھم : کہ تم لوگ (مسلمانو) وفات پا جانے والوں کے محاسن، ان کے اوصاف حمیدہ اور ان کی اچھی عادتیں ذکر کیا کرو ان میں جو جو خوبیاں تھیں انکو بیان کیا کرو اور ان سے جو کوتاہیاں سرزد ہو گئی ہوں ان کے بارے میں اپنی زبان کو روکے رکھو اور کبھی غفلت میں بھی ان کی ان کوتاہیوں اور برائیوں کو ذکر نہ کرو۔　　(ابو داؤد شریف)

حضرات صحابہ کرام رض میں سے حضرت علی بن ابی طالب رض اور حضرت ابو داؤد رض کے متعلق حضرت امام غزالی نے احیاء العلوم میں تحریر فرمایا ہے کہ ہر دو حضرات رض اکثر قبرستان جایا کرتے تھے اور جب لوگوں نے کثرت سے قبرستان جانے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ قبرستان جا کر ایسے لوگوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے جو آخرت کو یاد دلاتے ہیں اور زندوں کے برخلاف نہ تو ہماری شکایتیں کرتے ہیں اور نہ ہی غیبت کرتے ہیں۔

(احیاء العلوم صفحہ ۲۰۱ / ۳)

نیز اس موقع پر یہ بھی خیال رہے کہ (۱) بعض اوقات مرنے والے کا چہرہ کسی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہے (۲) یا بعض وقت مرتے وقت کلمہ لا الہ الا اللہ زبان سے نہیں نکلتا ہے (۳) یا دفن کرتے وقت کسی عذاب الہٰی کا ظہور اور مشاہدہ ہو جاتا ہے تو لوگ ایسے شخص کو بہت لعنت ملامت کرتے ہیں اور اس شخص کی بد نصیبی کا ذکر کر کے اسے منحوس سمجھتے ہیں واضح رہے یہ بھی غیبت میں داخل ہے لہذا ایسے گناہگار کی

بر پھیلانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی نے اس سلسلہ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے فرماتے ہیں "میرے زرگوں میں سے حضرت مولانا محمد ظہار الحق لکھنوی کے انتقال کے وقت ان کی زبان سے کلمہ نہ نکلا اور تجہیز و تکفین ریکے سب لوگ گھر سے باہر نکل آئے تو کچھ لوگوں نے بطور طعن چند جملے ایسے کہے جو بہت خطرناک تھے اور ہاں تک کہا گیا کہ واہ کیسے مولانا تھے ظاہر میں تو نہایت متقی اور پرہیزگار تھے لیکن مرتے وقت زبان سے لمہ بھی نہ نکل سکا۔ یہ بات گھر والوں کے لئے بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوئی اور ہم سب کو بہت رنج وا بھی رنج و غم کی کیفیت طاری ہی تھی کہ حضرت مولانا مرحوم نے دونوں پاؤں سمیٹتے ہوئے بلند آواز سے لمہ لا الہ الا اللہ پڑھا کہ حاضرین تک نے اس کو سنا اور لعن و طعن کرنے والوں تک کو بھی اس کلمہ کی آواز سنائی دی تب ان لوگوں نے معافی مانگی اور انھیں کو لوگوں نے مطعون کیا۔

(زجر الشبان والشیبۃ عن ارتکاب الغیبۃ ص۱۹)

(ب) **زندوں کی غیبت کرنا:** یہ عام ہے خواہ زندوں میں اپنے رشتہ دار ہوں یا عام لوگ سبکی غیبت رنا گناہ کبیرہ ہے۔

چوتھی قسم: بالغ اور غیر بالغ نیز عاقل اور غیر عاقل کے اعتبار سے غیبت کرنا۔ کہ اگر وہ غیر بالغ یا غیر عاقل دیوانہ) جو اپنی تعریف سے خوش ہوتا ہو اور اپنی برائی کے بیان ہونے سے ناخوش، ہر دو حالتوں میں ایسے یوانوں اور نابالغوں کی غیبت بھی ناجائز ہے۔

البتہ بعض فقہاء نے ایسے دیوانوں کی بابت جو اپنے عیوب کے بیان ہونے سے نہ تو ناخوش ہوتے ہوں اور نہ ہی اپنی تعریف سے خوش ہوتے ہوں تو ایسے دیوانوں کی غیبت درست ہے بشرطیکہ اس کا وئی ولی اور قرابت دار نہ ہو تاکہ اس سے اس کو رنج نہ ہو سکے۔ لیکن فقہاء نے ایسے لوگوں کی غیبت کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

پانچویں قسم: کسی کی اس کے جسم، لباس اور اعضاء کے اعتبار سے غیبت کرنا۔ جس کا مقصد ذلیل کرنا اور سوا کرنا ہو، مثلاً یہ کہنا کہ فلاں شخص بہت موٹا ہے۔ فلاں بہت پستہ قد اور کوتاہ قد ہے۔ اس کی ناک ہت لمبی ہے اس کی آنکھ بہت چھوٹی ہے، یہ شخص بہت زیادہ کالا ہے۔ وہ تو بہرا ہے، یہ تو کم سنتا ہے ہ تو اتنا اندھا ہے کہ کسی چیز کو دیکھتا ہی نہیں، اس کا ہاتھ تو ایک طرف سے لمبا ہے۔ اس کا ایک پیر چھوٹا ہے۔